هٰذا بلاغٌ لِلنّاس

جامعہ دارالعلوم کراچی کا ترجمان

ماہنامہ

البلاغ

ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ / نومبر ۲۰۱۰ء

جامعہ دارالعلوم کراچی کے مدرسہ ابتدائیہ وثانویہ (پرائمری وسیکنڈری اسکول) کی پرشکوہ عمارت

بانی: مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

هٰذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ

جامعہ دارالعلوم کراچی کا ترجمان

ماہنامہ

البلاغ

کراچی

جلد ۴۵

شمارہ ۱۲

ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ / نومبر ۲۰۱۰ء

نگران ــــ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم

مدیر اعلیٰ ــــ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

مجلسِ ادارت

مُدیر مسئول ــــ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب

مولانا محمود اشرف عثمانی   مولانا راحت علی ہاشمی

ناظم ــــ محمد قاسم گلگتی   نائب ناظم ــــ محمد انور صدیقی

فی شمارہ .... /۲۵ روپے

سالانہ زرِتعاون .... /۳۰۰ روپے

بذیعہ رجسٹری .... /۴۲۵ روپے

سالانہ زر تعاون

بیرون ممالک

امریکہ، آسٹریلیا، افریقہ اور

یورپی ممالک .... ۳۵ ڈالر

سعودی عرب، انڈیا اور

متحدہ عرب امارات .... ۲۷ ڈالر

ایران، بنگلہ دیش .... ۲۵ ڈالر

خط و کتابت کا پتہ

ماہنامہ "البلاغ" جامعہ دارالعلوم کراچی

کورنگی انڈسٹریل ایریا کراچی ۷۵۱۸۰

فون نمبر:۔ 35123222
35042280
35049774-6

بینک اکاونٹ نمبر

اکاؤنٹ نمبر: 0109-036-153

میزان بینک لمیٹڈ

کورنگی انڈسٹریل ایریا برانچ

Email Address:
albalagh_ue@cyber.net.pk
mdukhi@gmail.com
info@darululoomkarachi.edu.pk
www.darululoomkarachi.edu.pk

پبلشر:۔ محمد تقی عثمانی

پرنٹر:۔ القادر پرنٹنگ پریس کراچی

ترتیب

ذکر و فکر

آسمانِ علم کے درخشاں ستارے جو ہمیشہ کے لیے رخصت ہو گئے ۳

مولانا عزیز الرحمٰن صاحب

معارف القرآن

شیطانی وساوس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا حکم ۱۱

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مقالات ومضامین

احکامِ قربانی ۱۷

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ہندوستان کا سفر (قسط نمبر۳) ۲۳

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

اردن میں دو نئی معلومات ۳۵

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

خودکشی – حرام موت (آخری قسط نمبر:۲) ۴۵

مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی

آپ کا سوال

محمد حسان اشرف عثمانی ۴۹

جامعہ دارالعلوم کراچی کے شب و روز

مولانا محمد راحت علی ہاشمی ۵۳

نقد وتبصرہ

م۔ر۔ع/ابومعاذ ۵۹

ذکر وفکر

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب مدظلہم
استاذ الحدیث جامعہ دار العلوم کراچی

آسمانِ علم کے درخشاں ستارے

جو ہمیشہ کے لیے رخصت ہوگئے

حمد وستائش اس ذات کے لئے ہے جس نے اس کارخانۂ عالم کو وجود بخشا
اور
درود وسلام اس کے آخری پیغمبر پر جنہوں نے دنیا میں حق کا بول بالا کیا

پچھلے ایک دو ماہ کے عرصے میں ملک کے نہایت عظیم المرتبت اور نامور علمائے کرام علمی اور دینی حلقوں کو سوگوار چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے جدا ہوگئے، قحط الرجال کے اس دور اور موجودہ پر آشوب حالات میں کہ حوادث وسانحات کا تانتا بندھا ہوا ہے ایسی عظیم شخصیات سے محرومی ملک وملت کا ناقابل تلافی خسارہ ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف خان صاحب (پلندری، آزاد کشمیر) —— نامور عالمی شخصیت اور مفکر اسلام ڈاکٹر محمود احمد غازی —— روسی مداخلت کے زمانے میں مجاہدین کے سرخیل مولانا نور محمد صاحب (وانا، جنوبی وزیرستان) —— اور میدان علم وسیاست کے درویش صفت عالمِ دین قاضی عبد اللطیف صاحب (ڈیرہ اسماعیل خان)۔

علم وفضل اور حکمت ودانش کی حامل ان شخصیات میں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ رہبری اور رہنمائی کا مہر تاباں اور نفع رسانی وخدمت گزاری کا چشمۂ رواں تھا، جن لوگوں نے ان حضرات کو قریب سے دیکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ علم وآگہی کے بے مثال کمالات کے باوجود، ان مردانِ باصفا کی بے تکلفی، انکساری، نفع رسانی کی لگن، ملک وملت کے لیے دلسوزی اور بود وباش کا درویشانہ طرزِ زندگی، دلوں میں گھر کرنے والے وہ اوصاف وکمالات تھے جو بہت کم نظر آتے ہیں، اپنی شبانہ روز لمحات زندگی میں ہر باطل کی راہ میں سنگ گراں اور دین حق کی سربلندی کے لیے فولادی عزم وہمت کے حامل یہ مقتدیٰ اب رخصت ہوکر

اس جگہ پہنچ چکے ہیں جہاں سے کسی کی واپسی نہیں ہوتی اور جو بالآخر کرۂ ارض کے ہر متنفس کی یقینی منزل ہے۔
اِنَّ لِلّٰہِ مَا أَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِأَجَلٍ مُّسَمًّی، فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا ۱۹۱۸ء میں کشمیر کے ایک علاقے ''منگ'' کے بااثر گھرانے میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم قرب وجوار کے علاقوں میں حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور ۱۹۴۱ء میں دورۂ حدیث کی تکمیل کرکے سند فراغ سے سرفراز ہوئے، آپ کو دارالعلوم دیوبند میں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی، حضرت مولانا اعزاز علی اور حضرت مولانا اصغر حسین صاحب جیسے اکابرامت سے شرف تلمذ حاصل تھا، یہ وہ وقت تھا جب برصغیر میں برطانوی اقتدار کو جھٹکے لگنے شروع ہوئے تھے، اور غاصب انگریز سے آزادئ وطن کے حصول کے لیے میدان عمل گرم ہونے لگا تھا، اس وقت کشمیر پر ڈوگرہ حکمرانوں کا قبضہ تھا، جو مسلمانوں پر بڑے مظالم ڈھارہے تھے، مولانا جب تعلیم مکمل کرکے کشمیر آئے تو علاقے کے لوگوں نے والہانہ استقبال کیا، مسلمانوں کے خلاف ڈوگرہ حکومت کی ظالمانہ حرکتوں پر آپ نے جمعہ کے خطاب میں سخت احتجاج کیا جس کے نتیجے میں آپ کو کچھ عرصہ قیدوبند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں، مولانا کا شماران سرکردہ قائدین میں ہوتا تھا جنہوں نے ظالم حکمرانوں کے خلاف کشمیر کی آزادی کے لیے جہاد کا اعلان کیا اور اس جدوجہد میں عملی شرکت کرکے کشمیر کا موجودہ خطّہ آزاد کرالیا۔

مولانا کشمیر کے علماء کے لیے بطور خاص مرجعیّت کا مقام رکھتے تھے لیکن معاشرے کے دیگر طبقات، سیاست دان، حکومت سے وابستہ رجال کار، سماجی کارکنان اور عوام سب ہی آپ کے علم وفضل اور بصیرت وفراست سے بہت متاثر تھے اور آپ سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔

آپ نے اپنی پوری زندگی میں حکمت کے ساتھ دعوت دین کا کام جاری رکھا، جہاد آزادی میں عملی حصہ لیا اور حصولِ آزادی کے بعد کشمیر میں سرکاری سطح پر دینی اقدار کی بالادستی کے لیے پوری تندہی سے کوششیں جاری رکھیں، یہاں تک کہ اس خطے میں قاضی عدالتوں کا نظام قائم ہوگیا جہاں لوگوں کو شرعی احکام کے تحت بآسانی انصاف ملنے لگا، شروع میں عدلیہ سے متعلق اعلیٰ سطح کے ذمہ داروں نے مختلف اشکالات کرکے اس کا راستہ روکنے کی کوشش کی لیکن طویل بحث ومباحثے کے بعد ان سرکردہ افراد نے مولانا کے موقف کے سامنے سر جھکا دیا کہ مولانا نے اپنی فاضلانہ اور مدلل بحث میں ان کی پوری تشفی فرمادی تھی۔

دارالعلوم دیوبند سے کشمیر آنے کے بعد آپ نے علوم دینیہ کے درس وتدریس کو اپنی زندگی کا اہم ترین مقصد سمجھ کر اختیار کیا، پلندری میں واقع دارالعلوم تعلیم القرآن جو اس خطے کی قدیم ترین درسگاہ ہے یہ ادارہ آپ کی تعلیمی سرگرمیوں کا مستقر رہا اور تقریباً ساٹھ سال تک آپ نے پوری استقامت کے ساتھ اس ادارے میں تدریس اور اہتمام وانتظام کی ذمہ داری حسن وخوبی کے ساتھ انجام دی، کئی عشروں سے صحیح بخاری کا درس آپ ہی سے متعلق تھا جہاں ہر سال دور دور سے آنے والے تشنگان علم اس منبع علم سے سیراب ہوئے۔

مولانا کی شخصیت جامع کمالات تھی، ایک علمی درسگاہ کی ذمہ داری کس قدر بھاری ذمہ داری ہے لیکن آپ نے اپنی جفاکشی، حوصلہ مندی اور دینی اقدار کی حفاظت وفروغ کی تڑپ کی وجہ سے صرف ایک ہی کام کے لیے اپنے آپ کو محدود نہیں رکھا بلکہ جہاد، قادیانیت جیسے فتنوں کی سرکوبی، ملک کی سیاست میں دینی مقاصد کے حصول کے لیے بھرپور عملی شرکت اور سرکاری اداروں میں شرعی احکام کی بالادستی کی مسلسل کوششوں کے علاوہ، عام مسلمانوں کی فلاح وبہبود کی ہر مہم میں بھی پیش پیش نظر آئے۔

اس ہمت کا کیا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، کہ آپ نے ۹۰ سال کی عمر میں بھی زندگی کے آخری رمضان المبارک کے پورے روزے رکھے، تراویح کی نماز اہتمام کے ساتھ مسجد ہی میں ادا فرمائی، وفات کے دن بھی مغرب کی نماز گھر میں جماعت کے ساتھ ادا کرنے کے بعد تسبیح ہاتھ میں لے کر ذکر کے معمولات میں مشغول تھے، کہ تسبیح ہاتھ سے گر گئی اور ۳؍شوال ۱۴۳۱ھ (۱۲؍ستمبر ۲۰۱۰ء) بروز اتوار طویل، پُرمشقت اور شبانہ روز دینی وعلمی جدوجہد سے معمور زندگی گزار کر، اب ہمیشہ کے لیے دنیا کے جھمیلوں سے قرار پاچکے ہیں۔

آسماں تری لحد پر شبنم افشانی کرے۔ آمین۔

شیخ الحدیث مولانا یوسف صاحب کی وفات ملک کے دینی وعلمی حلقوں کے لیے بڑا سانحہ ہے، ایسی شخصیات صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں، یہ دور اب تیزی سے ماضی کے پُرپیچ دریچوں میں گم ہوتا جارہا ہے، اگر برصغیر کے طول وعرض میں مولانا کے معاصرین میں سے کوئی ہوگا بھی، تو وہ بھی چراغِ سحر ہی ہوگا۔

ربِّ کریم آپ کو اپنے قرب خاص کے بلند درجات سے سرفراز فرمائے، پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے اور نسبی وعلمی متعلقین کو استقامت وہمت کے ساتھ اپنی رضا کے کاموں کے لیے قبول فرمائے۔ آمین۔

عالمی شخصیت اور دقیقہ رس محقق علامہ ڈاکٹر محمود احمد غازی رحمۃ اللہ علیہ

پاکستان کے دینی وعلمی حلقوں کو پچھلے ماہ ایک اور جانکاہ صدمہ پہنچا جب بالغ نظر محقق، بہترین

صاحب قلم اور مختلف زبانوں میں تدریس وخطابت کے شہسوار، حافظ محمود احمد غازی رحمۃ اللہ علیہ ۱۶رشوال ۱۴۳۱ھ (۱۶رستمبر ۲۰۱۰ء) کا ۶۰ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا، ڈاکٹر صاحب مرحوم عالمی شہرت اور علمی رسوخ کے حامل، وطن عزیز کے مایہ ناز عالم دین تھے، نسبی تعلق کاندھلہ کے ممتاز علمی خاندان سے تھا، والد محترم بزرگوں کے صحبت یافتہ، متدین ومتبع سنت بزرگ تھے، شروع میں کچھ عرصہ آپ نے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں پڑھا جہاں آپ نے درس نظامی کی ابتدائی تعلیم حاصل کی، پھر والد صاحب اسلام آباد منتقل ہوگئے تو جامعہ اشرفیہ لاہور اور آخر میں دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی میں درس نظامی کی تکمیل کی اور حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب سے خصوصی طور پر تلمذ کا شرف حاصل کیا، والد صاحب مرحوم کی، اپنی اولاد کی دینی تعلیم وتربیت کی طرف خصوصی توجہ تھی، درس نظامی کی تکمیل کے بعد ڈاکٹر صاحب نے عصری تعلیم کی طرف توجہ کی اور پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اور پی ایچ ڈی کے مراحل سر کر کے اعلی سندات حاصل کیں۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم کی علمی استعداد بہت مستحکم تھی، سترہ سال کی عمر سے ہی تدریس کا آغاز کیا تھا موصوف کو شرعی وعصری دونوں طرح کے علوم وفنون پر دسترس حاصل تھی، لیکن جدید عصری فنون وافکار سے وافر آگاہی کے باوجود آپ میں تجدّد یا کسی فکری زیغ کا کوئی شائبہ نہیں تھا، اور بظاہر یہ خاندانی اور دینی مدارس کی تعلیم وتربیت کا ثمرہ ہی تھا کہ آپ دینی تصلّب، علمی رسوخ کے ساتھ تواضع اور عجز وانکسار کے پیکر تھے، رمضان المبارک میں ہر سال اہتمام سے تراویح میں قرآن کریم سناتے تھے، قدیم وجدید کے جامع ہونے کی، اپنی اس صلاحیت کو مرحوم نے یونیورسٹی کے ماحول میں بھی اور یونیورسٹی کے باہر ملک وبیرون ملک جگہ جگہ، بڑی عمدگی اور خوش اسلوبی سے استعمال کیا، چنانچہ ہر طرح کے طبقات میں، یہاں تک کہ عالمی کانفرنسوں میں غیر مسلموں کے سامنے بھی، آپ دین حنیف کی ترجمانی، معتقدات اسلام کی حقانیت، اسلامی احکام وتعلیمات کے دفاع کے لیے پیش پیش رہے اور دعوت وتبلیغ کے ہر اہم موقع کو آپ نے عمدہ طریقے سے استعمال کیا۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم، لباس وپوشاک میں یوں تو مغربی وضع رکھتے تھے، لیکن اپنے کردار وگفتار سے اسلامی تعلیمات کی تفہیم ودفاع کے لیے بہترین متکلم، صاحب بصیرت فقیہ، نکتہ رس ادیب اور نامور محقق تھے، ان کا بیان سننے والا ان کی فہم قرآن وسنت کی قابلیت اور شرعی وفقہی موضوعات پر ان کے عبور سے دنگ رہ جاتا تھا۔

مولائے کریم نے مرحوم کو سلیس، مرتب، مدلل اور مربوط بیان کی صلاحیت سے نوازا تھا، سننے والا

پرمغز معلومات اور عقل ومنطق کے دلائل سے مرصع ان کے بیان میں کھو جاتا تھا، مرحوم کو مختلف زبانوں پر عبور حاصل تھا، شگفتہ اردو کے علاوہ بلیغ عربی، عمدہ فارسی اور معیاری انگریزی وفرانسیسی میں آپ کو لکھنے اور بولنے کی صلاحیت حاصل تھی۔

تصنیف، تدریس، خطابت، عالمی مؤتمرات اور علمی تحقیقی کاموں میں وافر حصہ لینے کے علاوہ مرحوم انتظامی صلاحیت کے بھی حامل تھے، عالمی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کی صدارت، شریعت ایپلٹ بینچ کی ممبرشپ، وفاقی وزارت امور مذہبی کی ذمہ داری جیسے اہم مناصب پر فائز رہے، لیکن ان اہم عہدوں میں آپ نے سرکاری مراعات سے فائدہ نہیں اٹھایا اور سادگی کے ساتھ ملک وملت کی خدمت جاری رکھی، وفات کے وقت آپ اسٹیٹ بینک کے شریعہ ایڈوائزری بورڈ کے چیئر مین اور وفاقی شرعی عدالت کے جج کے منصب پر فائز تھے۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم ان جامع کمالات شخصیات میں سے ایک تھے جو عمومی مجالس اور معروف درسگاہوں میں تدریسی، تبلیغی اور تربیتی سرگرمیوں کے علاوہ بھی، دین حق کی ترجمانی، معاند خیالات ونظریات اور زیغ وضلال کے فتنوں کا تعاقب کرنے کے لیے، ان حلقوں تک رسائی کی صلاحیت رکھتے ہیں، جہاں دیگر اہل علم نہیں پہنچ پاتے، ان کی شخصیت ملک وملت کا قیمتی اثاثہ تھی، ان کی متعدد وقیع تصنیفات شائع ہو چکی ہیں جو ان شاء اللہ علم دوست اور طالبان حق کی رہنمائی کریں گی، ڈاکٹر صاحب مرحوم اب اپنے تمام محاسن وکمالات کے ساتھ ہمیشہ کے لیے رخصت ہو چکے ہیں، قضاء وقدر کا فیصلہ اٹل ہے جس کے سامنے ہر صاحب ایمان سر تسلیم خم کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی وفات کا سانحہ کسی مخصوص خاندان کا صدمہ نہیں ہے، ہر صاحب فکر ونظر کا صدمہ ہے جس پر وہ تعزیت کا مستحق ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ علیین میں درجات عالیہ سے نوازے، ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، ملک اور عالم اسلام کے ان نابغۂ روزگار شخصیات کا سایہ تادیر مسلمانوں کے سروں پر قائم رکھے جن کا وجود ہم سب کے لیے ٹھنڈی چھاؤں ہے اور فتنوں کے اس دور میں اسلامی احکام ومعتقدات کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

دیدہ ور صاحب علم مولانا نور محمد رحمۃ اللہ علیہ — وانا، جنوبی وزیرستان

مولانا نور محمد صاحب اپنے علاقے میں ہر دلعزیز اور صاحب بصیرت عالم دین تھے، وزیرستان کے قبائل میں اس نام کے ساتھ بڑی عقیدت ومحبت وابستہ ہے، قبائل کے باہمی نزاعات میں مولانا مختلف

برادریوں میں پُل کی حیثیت رکھتے تھے، یہ قبائل جو فطری طور پر اسلام کی حمیت سے سرشار ہیں، مولانا نور محمد صاحب نے ان کو عقائد فاسدہ اور بدعات وخرافات سے بچانے کے لیے تعلیم وتربیت کا بھی مؤثر انتظام کیا تھا اور قبائلی روایات کو سامنے رکھتے ہوئے بڑی حکمت سے ان کو شیر وشکر بنایا۔

مرحوم کا وانا ــــ جنوبی وزیرستان میں قائم کردہ مدرسہ علاقے میں علوم دینیہ کی معروف درسگاہ ہے جس سے اب تک ہزاروں نوجوانوں نے استفادہ کیا ہے ــــ اس درس گاہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ صبح کے اوقات میں درس نظامی کی تعلیم ہوتی ہے اور شام کے اوقات میں مقامی ہائی اسکول کے اساتذہ جو مدرسہ کی وضع قطع کے ہیں، مدرسے ہی کے ماحول میں آکر طلبہ کو عصری مضامین پڑھاتے ہیں، اس طرح یہاں کا طالب علم درجہ ثانیہ تک میٹرک بھی کرلیتا ہے اور رفتہ رفتہ گریجویشن تک پہنچ جاتا ہے پھر علاقائی سطح پر سرکاری ملازمتوں میں انہی فضلاء کو ان کی وسعت علم اور اچھی تربیت کی وجہ سے ترجیح دیجاتی ہے، یہ مدرسہ ایک شاندار مسجد کے احاطے میں قائم ہے جو اپنی وسعت، ندرت اور تعمیر میں یادگار حیثیت کی حامل ہے۔

افغانستان سے متصل ہونے کی بناء پر مولانا نے روسی جارحیت کے مقابلے میں جہاد افغانستان کی علمی اور عوامی سطح پر مؤثر پشت پناہی کی اور افغان مجاہدین کی نصرت میں پیش پیش رہے، اپنی علمی اور معاشرتی وجاہت کی بناء پر مولانا علاقے کے لوگوں کے لیے مقتدیٰ اور محبوبیت کا مقام رکھتے تھے، مولانا سیاسی بصیرت کے بھی حامل تھے، اور قومی اسمبلی میں عوامی نمائندگی کی سطح پر بھی مرحوم نے اسلامی تعلیمات اور شرعی احکام کی بالادستی کے لیے ہر موقع پر آواز بلند کی۔

رمضان المبارک میں جب آپ قرآن کریم کا درس دے رہے تھے کہ خودکش حملہ آور نے آپ اور دیگر تقریباً چالیس نمازیوں کو بے رحمی سے شہید کرڈالا، جس انداز کا یہ واقعہ ہے اس کے پیچھے نہ تو فرقہ واریت کا کوئی محرک معلوم ہوتا ہے اور نہ کوئی قبائلی رنجش، کہ مولانا کی شخصیت پر اس طرح کی کوئی چھاپ نہیں تھی، بظاہر اس کے پیچھے ملک کے طول وعرض میں دخیل، وہ خفیہ اور تربیت یافتہ عنصر ہے جس کو بیرونی طاقتوں نے کاشت کیا ہے اور جس کا ہدف مسلمانوں کی سرکردہ شخصیات کو راستے سے ہٹانا، بدامنی پھیلا کر ملک کو کمزور کرنا، ملک میں فسق وفجور کو فروغ دینا اور یہاں دینی رجحانات وتعلیمات کا راستہ روکنا ہے، حکومت حسب معمول اب تک کوئی سراغ نہیں لگا سکی ہے، ــــ حقیقت یہ ہے کہ مولانا کی جدائی کا سانحہ قبائل کے علاوہ خیبر پختونخوا کے ان مسلمانوں کے لیے بھی شدید رنج وغم کا واقعہ ہے جن کے دل دینی غیرت وحمیت کے جذبات سے دھڑکتے ہیں اور مولانا کی ذات میں جن کے لیے رہنمائی کا بڑا سامان تھا۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس نصیب فرمائے اور ان کی جدائی سے جو خلا پیدا ہوا ہے اپنے فضل وکرم سے اس کے دینی ومعاشرتی نقصانات سے علاقے کے مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔آمین۔

درویش صفت عالم دین قاضی عبداللطیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قاضی عبداللطیف صاحب کا ڈیرہ اسماعیل خان کے معزز علمی خانوادے سے تعلق تھا، جید عالم دین اور مقبول مدرس تھے، تاہم قاضی صاحب کا میدان عمل، سیاسی اور معاشرتی سرگرمیوں تک پھیلا ہوا تھا، لیکن سیاسی مشاغل کے باوجود انہوں نے علمی اور تدریسی مساعی کو ہمیشہ مقدم رکھا۔

قاضی صاحب مرحوم ظاہری وجاہت سے بھی مالا مال تھے، انداز گفتگو شیریں، شگفتہ اور ظرافت سے معمور ہوتا تھا، خاکساری، تواضع اور شفقت کے اوصاف حمیدہ سے معمور ان کی شخصیت بڑی پرکشش تھی۔

سیاسی میدان میں قاضی صاحب کی رسائی اعلیٰ ترین حلقوں تک تھی، ایک عرصہ تک ایوان بالا، سینٹ کے بھی ممبر رہے لیکن بودوباش اور وضع وقطع میں درویشانہ انداز تھا، ہر طرح کے تصنع وتکلف سے دور رہ کر ملک وملت کی خدمت اور علوم شریعت کی نشرواشاعت میں پیش پیش رہے، آخر تک کچے مکان میں زندگی کے شب وروز پورے کیے، ان کے سیاسی کردار سے متعلق بے تدبیری، مفاد پرستی یا جاہ پسندی کا کوئی الزام نہیں سنا گیا۔مرحوم مدلل، معقول، متاثر کن اور پُر اعتماد گفتگو کے وصف سے مالا مال تھے، ان کے رفقائے کار کو ان کی ذات میں بڑا سہارا میسّر تھا۔

قلندر صفت بزرگ، سیاسی ومعاشرتی جدوجہد کا سرگرم کارکن، اور شب وروز علم دین کی خدمت سے سرشار ―― درویشانہ صفت کے حامل، یہ صاحب نظر عالم دین بھی اب ابدی نیند سو گئے۔

رب کریم قاضی صاحب کی کامل مغفرت فرمائے، ان کو اپنے سایۂ رحمت میں قرب خاص سے نوازے اور تمام متعلقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔آمین۔

اسلامی صحافت کا قابل اعتماد رسالہ

جامعہ دارالعلوم کراچی کا دینی، علمی اور اصلاحی ماہنامہ

ماہنامہ البلاغ اردو، انگریزی   سہ ماہی البلاغ عربی

ہر مسلمان گھرانے کے لئے ایک دلکش پیغام وہ سب کچھ جو آپ جاننا چاہتے ہیں۔

الحمدللہ! ماہنامہ ''البلاغ'' آپ کے تعاون اور دعاؤں کی وجہ سے گذشتہ بیالیس ۴۲ سال سے مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ اس کی اشاعت عصر جدید کے تقاضوں اور خالص دینی و علمی مقاصد کو پیش نظر رکھ کر کی جاتی ہے اس عظیم مقصد میں آپ بھی شریک ہو سکتے ہیں۔

خود بھی مطالعہ کیجئے اپنے دوست احباب عزیز و اقارب کو بھی علمی تحفہ دیجئے

البلاغ اردو

ممالک	سالہ زرِ تعاون
پاکستان	۳۰۰ روپے
سعودی عرب	۲۷ ڈالر
متحدہ عرب امارات	۲۷ ڈالر
یورپی ممالک	۳۵ ڈالر
امریکہ / کینڈا	۳۵ ڈالر
ایران بنگلہ دیش	۲۵ ڈالر

البلاغ انگریزی

ممالک	سالہ زرِ تعاون
پاکستان	۳۰۰ روپے
سعودی عرب	۳۰ ڈالر
متحدہ عرب امارات	۳۰ ڈالر
یورپی ممالک	۳۵ ڈالر
امریکہ / کینڈا	۳۵ ڈالر
ایران بنگلہ دیش	۳۰ ڈالر

البلاغ عربی

ممالک	سالہ زرِ تعاون
پاکستان بذریعہ رجسٹری	۳۰۰ روپے
سعودی عرب	۳۰ ڈالر
متحدہ عرب امارات	۳۰ ڈالر
یورپی ممالک	۳۵ ڈالر
امریکہ / کینڈا	۳۵ ڈالر
ایران بنگلہ دیش	۳۰ ڈالر

درج شدہ تفصیل کے مطابق مجھے [ماہنامہ البلاغ اُردو/انگریزی/سہ ماہی البلاغ عربی] ارسال کیجئے:

جدید خریدار : ☐   تجدید خریداری : ☐

البلاغ اردو نشان لگائیے ☐

البلاغ انگریزی نشان لگائیے ☐

البلاغ عربی نشان لگائیے ☐

مدت خریداری: سال ☐ دو سال ☐

ماہانہ مطلوبہ شماروں کی تعداد ☐

خریداری نمبر ☐☐☐☐☐☐☐☐

برائے کرم اپنا بینک ڈرافٹ/ڈی ڈی/منی آرڈر/ [ماہنامہ البلاغ کراچی] کے نام سے بنوائیے:

نام: ____________ فون نمبر: ____________ موبائل نمبر: ____________

پتہ: ______________________________

ای میل: ______________________________

رابطہ: ''ماہنامہ البلاغ'' احاطۂ جامعہ دارالعلوم کراچی۔ پوسٹ کوڈ نمبر: 75180

البلاغ اردو بینک اکاؤنٹ نمبر: 0109-036-153   البلاغ انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر: 0109-036-154

البلاغ عربی بینک اکاؤنٹ نمبر: 0109-036-167   میزان بینک لمیٹڈ کورنگی انڈسٹریل ایریا برانچ کراچی

email: albalagh_ue@cyber.net.pk mduki@gmail.com

Ph: 021-35123222 - 02135049774 - 021-35042280